عمرو عیار اور آگ کا سمندر
اطہر شاہین

عمرو عیار کی عیاری اور مکاری سے بھرپور ایک دلچسپ کہانی

عمرو عیار
اور
آگ کا سمندر

تحریر: عاطر شاہین

الاسد پبلی کیشنز
6۔ پہلی منزل، فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اُردو بازار، لاہور۔
5۔ لوئر مال، مکہ سنٹر، اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37224472، موبائل: 0331-4062934
E.mail : alasad-publications1@hotmail.com

عمرو عیار اور آگ کا سمندر

یہ ایک انتہائی خوبصورت وسیع اور عریض کمرہ تھا۔ اس کمرے کو نہایت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔ ہر طرف خالص سونے چاندی اور ہیرے موتی کی چیزیں بنی ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے ہیرے دیواروں میں نصب ایسی خوبصورت روشنی بکھیر رہے تھے جیسے وہ روشنی کے ٹکڑے ہوں۔

کمرے کے کونے میں ایک نہایت بڑا ہیرے کا تخت پڑا ہوا تھا جس پر ایک نوجوان جادوگر نیم دراز تھا۔ اس کا سارا جسم سیاہ رنگ کا تھا۔ اس کے ماتھے پر ایک ننھی سی کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔ اس جادوگر کا نام جابر جادوگر تھا۔ اس کے سامنے فرش پر ایک نہایت نرم و ملائم اور قیمتی قالین بچھا ہوا تھا جس پر تین خوبصورت کنیزیں رقص کرنے میں مصروف تھیں اور جابر جادوگر بڑے

مزے سے شراب پینے کے ساتھ ساتھ رقص دیکھنے میں مصروف تھا۔ جابر جادوگر نے اپنا جادو محل سمندر کے درمیان واقع ایک جزیرے پر بنایا ہوا تھا اور اس نے اس جزیرے کے چاروں اطراف میں آگ کے شعلے بھڑکا رکھے تھے تاکہ اس کا کوئی دشمن اس کے جادو محل میں داخل ہونے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس کے جادو محل کو سمندری محل کہا جاتا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دیو نما انسان اندر داخل ہوا۔ اس نے اپنے بازوؤں پر ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ جادوگر اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ رقص کرنے والی کنیزوں کی طرف کر کے جھٹکا تو وہ غائب ہو گئیں۔

دیو نما انسان لڑکی کو اٹھائے ہوئے اس تخت کی طرف بڑھا اور لڑکی کو تخت پر لٹا دیا جس پر جادوگر بیٹھا تھا اور خود مؤدبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

”آقا۔ یہ ملک یونان کی شہزادی یاسمین ہے۔ آپ کی خواہش پر میں اسے اغوا کر لایا ہوں۔“

دیو نما انسان نے مؤدبانہ انداز میں جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بہت خوب۔ بولو ہم تمہیں کیا انعام دیں''۔ جابر جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ مجھے کوئی انعام نہیں چاہئے۔ میرے لئے یہی انعام بہت ہے کہ میں تمہارا غلام ہوں۔'' دیونما انسان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم جاؤ۔''

جابر جادوگر نے مسکرا کر کہا اور دیونما انسان مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جابر جادوگر نے شہزادی یاسمین پر نظر ڈالی جو ابھی تک بے ہوش تھی۔

اس نے اسے ہوش میں لانے کا فیصلہ کیا اور منہ میں کوئی منتر پڑھ کر اس نے شہزادی یاسمین پر پھونک ماری تو چند لمحوں کے بعد شہزادی یاسمین ہوش میں آ گئی۔

ہوش میں آتے ہی اس کی نظر جابر جادوگر پر پڑی تو اس نے چیخنا شروع کر دیا۔

''چیخو مت شہزادی یاسمین۔''

جابر جادوگر نے چیخ کر کہا اور شہزادی یاسمین یکدم خاموش ہو گئی اور حیرت اور خوف بھری نظروں سے جابر جادوگر کو دیکھنے لگی۔

''مم۔مم۔ میں کہاں ہوں۔ اور تم۔تم کون ہو تم۔'' شہزادی یاسمین نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام جابر جادوگر ہے اور تم اس وقت محل میں ہو جو آگ کے سمندر میں موجود ہے۔'' جابر جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آگ کا سمندر۔ سمندری محل، میں کچھ سمجھی نہیں۔'' شہزادی یاسمین نے حیرت سے کہا۔

''میرا جادو محل آگ کے سمندر میں ہی ہے۔ یہاں پر میری اجازت کے بغیر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔'' جابر جادوگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''لیکن مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔'' شہزادی یاسمین نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں یہاں میرے حکم پر اغوا کر کے لایا گیا ہے۔'' جابر جادوگر نے کہا۔

''لیکن کیوں۔'' شہزادی یاسمین نے پوچھا۔

''کیونکہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔''

جابر جادوگر نے کہا تو شہزادی یاسمین کے چہرے پر حیرت

کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ ہونہہ۔ میں تم بد بخت اور کالے جادوگر سے شادی ہرگز نہیں کروں گی۔ یہ سن لو میرے اغوا کی خبر میرے ابا حضور کو مل گئی ہو گی اور انہوں مجھے چھڑانے کے لئے کسی کو ضرور بھیج دیا ہو گا''

شہزادی یاسمین نے غصے سے کہا تو جابر جادوگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''شہزادی یاسمین۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے ابا حضور کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ تمہیں میں نے اغوا کر کے سمندری محل میں قید کر دیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہاں تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس جزیرے کے گرد جادو کی آگ موجود ہے اور میں جو کوئی بھی میرے جزیرے میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔'' جابر جادوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

'' بکواس بند کرو۔ یہاں ضرور اللہ کا نیک بندہ مجھے چھڑانے کے لئے آئے گا۔ یہ ذہن میں رکھ لینا۔'' شہزادی یاسمین نے جابر جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چلو دیکھ لیتے ہیں تمہیں میری قید سے چھڑانے کون آتا ہے اور کیسے آتا ہے۔ اگر کوئی آ بھی گیا تو وہ میرے ہاتھوں زندہ بچ کر نہیں جائے گا۔ ہاہاہا۔''

جابر جادوگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور شہزادی یاسمین منہ بناتی ہوئی خاموش ہو گئی۔ جابر جادوگر نے تالی بجائی تو دو کنیزیں حاضر ہو گئیں۔

''کیا حکم ہے آقا'' ان دونوں نے بیک وقت کہا۔

''شہزادی یاسمین یاسمین کو لے جاؤ اور اسے ہمارے کمرہ خاص میں بند کر دو۔ جب تک یہ شادی کرنے پر رضا مند نہ ہو اسے کمرے میں ہی بند رکھنا اور وقتاً فوقتاً کھانا وغیرہ دیتے رہنا۔'' جابر جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''جو حکم آقا۔'' دونوں کنیزوں نے بیک وقت کہا اور پھر وہ شہزادی یاسمین یاسمین کو کو پکڑ کر لے جانے لگیں۔ شہزادی یاسمین یاسمین مزاحمت کرنے لگی لیکن دونوں کنیزیں اسے کمرے سے لے گئیں۔ جابر جادوگر دوبارہ تخت پر بیٹھا اور بوتل اٹھا کر شراب پینے لگا۔

☆===☆===☆

عمروعیار اپنے گھوڑے بادل پر سوار جنگل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا روز کا معمول تھا کہ وہ صبح ہی صبح جنگل کی طرف سیر کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔

جنگل انتہائی خوبصورت وسیع و عریض تھا۔ عمروعیار بڑے مزے سے جنگل دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اردگرد کے درختوں سے پرندوں کی چہچہانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرندے مل کر اللہ کی حمد و ثناء کر رہے ہوں۔

عمروعیار ایک درخت کے نیچے سے گزرا تو اچانک کسی نے اس پر چھلانگ لگا دی تو عمروعیار بوکھلا گیا اور اس نے گھوڑے کو روک دیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو چھلانگ لگانے والا ایک خرگوش تھا اور وہ اب دوسری جانب جا کھڑا ہوا تھا۔

عمروعیار نے جب غور سے خرگوش کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

''میاں عمروعیار۔''

اسی لمحے خرگوش کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔ عمروعیار کو حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔ وہ حیران تھا کہ خرگوش انسانی آواز میں کیسے بول رہا ہے۔ عمروعیار گھوڑے سے اتر آیا۔

''ارے خرگوش میاں تم انسانی آواز میں کس طرح بول سکتے ہو اور تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔'' عمروعیار نے حیرت سے پوچھا۔

''عمروعیار۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے انسانی آواز میں بولنے کی صلاحیت دی ہوئی ہے۔ باقی بات رہی تمہیں پہچاننے کی تو میں نے تمہیں تمہاری زنبیل کی وجہ سے پہچانا ہے۔ کیونکہ عمروعیار کے پاس ایسی زنبیل ہے میں نے جب تمہیں یہاں دیکھا تو تمہیں ایک خبر دینے آ گیا ہوں۔''

خرگوش نے انسانی آواز میں کہا تو عمروعیار بے اختیار چونک پڑا۔

''خبر۔ کیسی خبر۔'' عمروعیار نے کہا۔

''عمروعیار۔ جابر جادوگر نے ملک یونان کی شہزادی یاسمین کو اغوا کر لیا ہے۔'' خرگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمروعیار چونک پڑا۔

''جابر جادوگر۔ یہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔'' عمروعیار نے کہا۔

''عمروعیار۔ مغرب کی جانب پہاڑیوں کے عقب میں ایک

جزیرہ ہے جسے سرخ جزیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا جزیرہ ہے جس کے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے اس لئے اسے آگ کا سمندر کہا جاتا ہے۔ جابر جادوگر، شہزادی یاسمین سے شادی کرنے کی نیت رکھتا ہے اس لئے اس نے اسے اغوا کر لیا ہے۔ یونان کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کوئی بھی شہزادی یاسمین کو جابر جادوگر کی قید سے آزاد کرائے گا۔ وہ اسے منہ مانگا انعام دے گا۔'' خرگوش نے جواب دیا۔

''مگر تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ جابر جادوگر نے شہزادی یاسمین کو اغوا کر لیا ہے۔'' عمرو عیار نے پوچھا۔

''عمرو عیار۔ کچھ روز پہلے ایک شہزادہ یہاں آیا تھا اس کا نام اسفند تھا۔ اس کے ساتھ چند سپاہی بھی تھے۔ وہ یہاں ایک درخت کے نیچے بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور میں نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔ شہزادہ اسفند بہت پریشان تھا کہ وہ آگ کے سمندر میں کیسے جائے۔ پھر وہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ یہاں سے چلا گیا۔ آج میں نے تمہیں دیکھا تو میں نے تمہیں روک لیا میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں گا تو تم ضرور شہزادی یاسمین کو جابر جادوگر کی قید سے رہائی دلاؤ گے۔ میں نے سنا ہے کہ جابر جادوگر

کے محل میں انتہائی قیمتی خزانہ بھی موجود ہے۔''

خرگوش نے عمرو عیار کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

''ارے واہ۔ جابر جادوگر کے پاس خزانہ بھی ہے۔ میرا خیال ہے مجھے یہ خزانہ حاصل کرنا چاہئے۔'' عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا مجھ سے کچھ کہا تم نے۔'' خرگوش نے عمرو عیار کو بڑبڑاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ آگ کا سمندر یہاں سے کتنی دور ہے۔'' عمرو عیار نے پوچھا۔

''آگ کا سمندر یہاں سے ایک سو میل دور ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لئے تمہیں سات خطرناک طلسم فنا کرنے ہوں گے۔'' خرگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بتانے کا بہت بہت شکریہ۔ اب میں چلتا ہوں۔'' عمرو عیار نے کہا تو خرگوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے امید ہے کہ تم ضرور کامیاب واپس آؤ گے۔'' خرگوش نے کہا تو عمرو عیار مسکرا دیا۔

"ضرور۔ کیوں کہ میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں آج تک کسی مہم سے ناکام واپس نہیں لوٹا۔"

عمرو عیار نے فخریہ لہجے میں کہا تو خرگوش بھی مسکرا دیا۔ پھر عمرو عیار اپنے گھوڑے بادل پر سوار ہوا اور مغرب کی سمت بڑھتا چلا گیا۔

☆===☆===☆

جابر جادوگر شراب پینے میں مصروف تھا کہ یکلخت ایک جھماکہ ہوا اور اس کے سامنے ایک کاغذی پتلا ظاہر ہو گیا۔

کاغذی پتلے کو دیکھ کر جابر جادوگر کو حیرت ہوئی کیونکہ یہ اس کا مخبر پتلا تھا۔

"کیا بات ہے مخبر پتلے۔ کیوں آئے ہو" جابر جادوگر نے حیرت سے پوچھا۔

"آقا۔ میں تمہیں ایک اہم اطلاع دینے آیا ہوں کہ عمرو عیار آگ کے سمندر کی طرف آ رہا ہے۔"

مخبر پتلے نے مؤدبانہ انداز میں کہا تو جابر جادوگر کو یہ سن کر ایک زوردار جھٹکا لگا۔

"عمرو عیار آگ کے سمندر کی طرف آ رہا ہوں۔ پھر تم نے اسے ہلاک کیوں نہیں کیا۔" جابر جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آقا۔ تم جانتے ہو کہ عمرو عیار دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ وہ جادوگروں کا بدترین دشمن ہے۔ اسے آج تک طلسم ہوشربا والے نہیں ختم کر سکے۔ کیونکہ وہ عیار اور مکار انسان ہے۔ وہ شہزادی یاسمین کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ تمہارا خزانہ لوٹنے کی بھی نیت رکھتا ہے۔"

مخبر پتلے نے تفصیل سے کہا تو جابر جادوگر کی حیرت آنکھیں پھٹنے لگیں۔ اس نے عمرو عیار کے بارے میں سنا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا انسان ہے اور اس نے سینکڑوں جادوگروں کو موت کی وادی میں پہنچایا تھا۔

اس نے آج تک عمرو عیار کو دیکھا نہیں تھا۔ جابر جادوگر حیران تھا کہ ایک بوڑھا کھوسٹ سا انسان بڑے بڑے نامی گرامی جادوگروں کو ختم کر کے اتنی آسانی سے نکل جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی۔

"اچھا۔ ذرا اس کی شکل تو دکھاؤ۔ ہم بھی تو دیکھیں کہ ایسا کون سا بہادر انسان ہے جو شہزادی یاسمین کو چھڑانے آ رہا ہے۔"

جابر جادوگر نے مخبر پتلے سے کہا تو مخبر نے اپنا ہاتھ دیوار کی طرف جھٹکا تو ایک جھما کہ ہوا اور دیوار پر ایک منظر ابھر آیا۔

اس منظر میں ایک بوڑھا آدمی دکھائی دے رہا تھا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس کے بغل میں ایک چھوٹا سا تھیلا لٹک رہا تھا اور وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر پر ایک پگڑی رکھی ہوئی تھی۔

''ہونہہ۔'' جابر جادوگر نے پرسوچ انداز میں کہا اور منظر کی طرف ہاتھ جھٹکا تو منظر غائب ہو گیا۔

''حیرت ہے ایک بوڑھا سا انسان طلسم ہوشربا والوں کو آسانی سے چکر دے جاتا ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔''

جابر جادوگر نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور مخبر پتلا اثبات میں سر ہلاتا ہوا غائب ہو گیا۔

جابر جادوگر پہلے بے خیالی کے عالم میں بیٹھا رہا پھر اس نے منتر پڑھ کر دیوار پر ابھرے منظر کی طرف جھٹکا تو منظر یکلخت بدل گیا اور اس منظر میں اب شہنشاہ افراسیاب کی تصویر ابھر آئی۔ تصویر بے جان تھی۔ جابر جادوگر نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اسکرین پر پھونک ماری تو تصویر میں حرکت پیدا ہو گئی۔

''کیا بات ہے جابر جادوگر۔ اس وقت ہمیں کیوں تکلیف دی ہے۔'' افراسیاب نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''آقا۔ میں نے آپ سے ایک بات معلوم کرنی تھی۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی ہے۔'' جابر جادوگر نے کہا۔

''کون سی بات۔ جلدی بتاؤ۔'' شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

''آقا۔ یہ عمروعیار کون ہے۔''

جابر جادوگر نے پوچھا تو شہنشاہ افراسیاب عمروعیار کا نام سن کر حیرت سے اچھل پڑا۔

''عمروعیار۔ اوہ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو جلدی بتاؤ۔'' شہنشاہ افراسیاب کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آقا۔ یہ میرے جزیرے کی طرف آ رہا ہے۔'' جابر جادوگر نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تمہارے جزیرے کی طرف آ رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ جابر جادوگر اپنی جان کی حفاظت کر لو۔ یہ شخص جس جادوگر کی راہ پر لگ جاتا ہے تو اسے ختم کر کے ہی دم لیتا ہے۔''

شہنشاہ افراسیاب کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں حیرت اور خوف تھا۔ جابر جادوگر بھی حیران تھا کہ شہنشاہ افراسیاب کا شمار

دنیا کے طاقتور جادوگروں میں ہوتا ہے وہ بھی عمرو عیار کا نام سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

''آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمرو عیار آئے تو سہی میں اس کی بوٹیاں نوچ لوں گا۔ وہ میرے آگ کے سمندر سے نہیں بچ سکے گا۔'' جابر جادوگر نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم عمرو عیار کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سارے جادوگر تمہارے غلام بن جائیں گے۔''

شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسکرین غائب ہو گئی۔

جابر جادوگر تذبذب انداز میں کافی دیر کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور اس طرف جانے لگا جہاں شہزادی یاسمین کو قید کیا گیا تھا۔ وہ اس کی رائے جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

جابر جادوگر اس کے کمرے کے نزدیک پہنچ کر رک گیا۔

کمرے کے دروازے کو باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔ جابر جادوگر نے دروازے کی کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر شہزادی یاسمین بستر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ جب اس نے آہٹوں کی آوازیں

سنی تو چونک گئی۔

''تت۔ تم۔ کیوں آئے ہو یہاں۔'' شہزادی یاسمین نے غصے سے جابر جادوگر کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تمہاری مرضی معلوم کرنے۔ کیا تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو۔'' جابر جادوگر نے کہا۔

''تم سے شادی کرنے سے میں موت کو گلے لگانا تو پسند کر سکتی ہوں مگر تم سے شادی ہرگز نہیں کروں گی۔'' شہزادی یاسمین نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''شہزادی۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ورنہ ساری زندگی اسی کمرے میں قید رہو گی۔'' جابر جادوگر نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تو شہزادی یاسمین نے غصے میں آ کر جابر جادوگر کے منہ پر تھوک دیا۔

''شہزادی یاسمین۔''

جابر جادوگر نے غصے میں آ کر شہزادی یاسمین کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔ شہزادی یاسمین دھڑام سے بستر پر گر گئی اور رونے لگی۔

''میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم نے تین دن کے اندر اندر فیصلہ نہ کیا تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔'' جابر جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

☆===☆===☆

عمرو عیار گھوڑا دوڑائے تیزی سے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سمندری محل کتنی دور ہو گا اور راستے میں نجانے کیسے کیسے طلسم آئیں گے یہ تو عمرو عیار کے فرشتوں کو بھی نہ معلوم تھا۔

ابھی عمرو عیار تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اچانک اس کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور وہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔ عمرو عیار نے زمین پر گرتے ہی خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کا گھوڑا غائب ہو چکا تھا۔ ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے چار دیو نما انسان نمودار ہوئے۔

ان کے ناخن ایسے تھے جیسے لمبی لمبی تلواریں ہوں اور چہروں سے دہشت ٹپک رہی تھی۔

انہوں نے اپنے جسموں پر صرف لنگوٹ باندھے ہوئے تھے۔ ان کی رنگت سیاہ تھی۔ وہ تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھے اور عمرو عیار کے گرد ناچنے لگے۔ عمرو عیار حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''ہا ہا ہا۔ آج بہت مدتوں بعد انسانی گوشت ملے گا۔ بڑا مزہ آئے گا۔'' ایک دیو نما انسان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم بھائی کالے انسان۔'' عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم آدم خور انسان ہیں۔ ہمیں اپنے گوشت سے بھوک مٹانے دو۔ چلو شروع ہو جاؤ۔''

ان میں سے ایک نے کہا تو چاروں تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھے۔

اس سے پہلے کہ وہ چاروں عمرو عیار پر حملہ کرتے عمرو عیار تیزی سے ان کی گرفت سے نکل گیا۔ وہ چاروں آپس میں ٹکرا گئے۔ اس سے پہلے وہ دوبارہ اس پر جھپٹتے۔ عمرو عیار نے پھرتی سے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور ایک تلوار نکال لی اور ان کے مقابلے میں آ کھڑا ہوا۔

وہ ایک بار پھر عمرو عیار کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اپنے تلوار جیسے ناخن عمرو عیار کو مارے لیکن عمرو عیار یکدم نیچے بیٹھ گیا۔ اگر وہ بروقت نیچے نہ بیٹھتا تو اب تک اس کا سر قلم ہو گیا ہوتا۔ عمرو عیار نے بیٹھے بیٹھے ہی تلوار چاروں طرف گھمائی تو تلوار ان کے ناخنوں سے ٹکرا گئی۔ تلوار کے ٹکراتے ہی عمرو عیار کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی اور فضا میں لٹک گئی۔ عمرو عیار آنکھیں پھاڑے اپنی تلوار کو دیکھنے لگا۔

''ارے میری تلوار۔ اوہ۔ اوہ۔''

عمرو عیار نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اس نے فضا میں لٹکی تلوار کو پکڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

ایک بار پھر وہ چاروں دیو نما انسان وحشی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے عمرو عیار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمرو عیار انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔

اچانک ایک دیو نما انسان نے عمرو عیار پر وار کیا تو عمرو عیار نے برق رفتاری سے اس کے ناخن نما تلوار کو پکڑ لیا اور ایک زوردار جھٹکا دیا تو تلوار نما ناخن یوں ٹوٹتی چلی گئی جیسے وہ پلاسٹک کی ہو۔ اسی لمحے فضا میں ایک جھماکہ ہوا اور آواز گونجی۔

''آہ۔ پہلے طلسم کو فنا کرنے یہی طریقہ تھا کہ کسی ایک آدم خور انسان کی ناخن نما تلوار پکڑ کر توڑ دے۔'' اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی اور عمرو ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اچانک آندھی آئی اور عمرو عیار قلابازی کھاتے ہوئے فرش پر آ گرا جب آندھی ختم ہوئی تو وہاں پر کوئی انسان نما دیو نہیں تھے البتہ اس کی تلوار اور ایک پلاسٹک کا گھوڑا موجود تھا۔

عمرو عیار نے لپک کر اپنی تلوار اٹھائی اور اسے زنبیل میں ڈال دیا۔ پھر وہ گھوڑے کی طرف بڑھا۔ وہ غور سے گھوڑے کو دیکھ رہا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے آگے بڑھنے لگا۔

گھوڑا تیزی سے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ قرب و جوار میں پہاڑ پھیلے ہوئے تھے۔ عمرو عیار حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس علاقے میں پہلی بار آیا تھا۔ اسی لمحے عمرو عیار کو پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔ عمرو عیار نے پلٹ کر دیکھا تو حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹنے لگیں۔ کیونکہ اس کے پیچھے دو خوفناک کٹے ہوئے سر آ رہے تھے ان کے منہ ایسے تھے جیسے بندر کے ہوتے ہیں۔ عمرو عیار کے قریب پہنچ کر انہوں نے عمرو عیار

کے سر پر ناچنا شروع کر دیا۔ عمرو عیار بوکھلا گیا۔

"ارے کیا کر رہے ہو۔" عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اچانک ایک سر نے اپنے منہ سے اس کی پگڑی اتاری اور اپنے سر پر رکھ لی۔

"اوہ۔ کم بختو۔ کون ہو تم اور کیوں میرے پیچھے آ رہے ہو۔ ارے میری پگڑی تو دو۔ کم بخت مارو۔" عمرو عیار نے چیخ کر کہا لیکن ان سروں نے عمرو عیار کے ایک نہ سنی اور اس کے سر پر ناچتے رہے۔

اچانک ایک سر نے عمرو عیار کے بازو پر کاٹ لیا اور عمرو عیار کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ دوسرے نے عمرو عیار کی داڑھی کھینچنی شروع کر دی اور عمرو عیار کی چیخوں میں اور اضافہ ہو گیا۔ پھر ایک سر نے عمرو عیار کے جسم پر کاٹ لیا اور عمرو عیار کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھیں باہر ابل رہی تھیں۔ لحہ بہ لحہ سر عمرو عیار کے جسم پر کاٹ رہے تھے۔

اچانک عمرو عیار نے ایک سر کو تھپڑ مار دیا تو وہ چیختا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ عمرو عیار نے دوسرے سر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا اور دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔

تھپڑ کھاتے ہی وہ دونوں آگ بگولہ ہو گئے۔ دوسرے ہی لمحے وہ عمرو عیار کے جسم پر چمٹ گئے۔ عمرو عیار نے بوکھلا کر ایک کو پکڑا لیکن کب تک۔ یہاں تک کہ عمرو عیار کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔ عمرو عیار کی چیخیں مسلسل نکل رہی تھیں۔ ایسے طلسم کا واسطہ اسے آج پہلی بار پڑا تھا۔ عمرو عیار نے ایک سر کو بالوں سے پکڑا اور اسے علیحدہ کیا۔ اسی لمحے ایک جھماکہ ہوا وہاں عمرو عیار کو اپنا جسم زمین پر گرتے ہوئے محسوس ہوا۔

"آہ۔ دوسرا طلسم بھی ختم ہو گیا ہے۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا طریقہ یہی تھا کہ بندر کو بالوں سے پکڑا جائے۔"

اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی۔ پھر اندھیرا پھیل گیا۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو عمرو عیار بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

وہ ایک تہہ خانے میں کھڑا تھا۔ عمرو عیار حیرت سے تہہ خانے کی چار دیواری کو گھورنے لگا۔ یہ ایک بہت بڑا حال نما کمرہ تھا۔

"اوہ۔ یہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔" عمرو عیار نے ادھر ادھر دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمرو عیار تہہ خانے کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا کیونکہ اس کی بناوٹ

ہی ڈراؤنی تھی۔ اسی لمحے زمین پھٹی اور ایک گوریلا نما خرگوش باہر نکلا۔ یوں اچانک گوریلے نما خرگوش کو دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا۔ وہ گوریلے نما خرگوش لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا عمرو عیار کی طرف بڑھا۔ عمرو عیار اس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہا تھا لیکن گوریلا نما خرگوش لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔ اچانک عمرو کی ایک ٹانگ خرگوش کے ہاتھ میں آ گئی اور عمرو عیار دھڑم سے فرش پر آ گرا۔ اس کی زنبیل بھی نیچے گر گئی اور زنبیل گرتے ہی غائب ہو گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ میری زنبیل۔''

عمرو عیار زنبیل کو غائب ہوتے دیکھ کر چیخا لیکن گوریلا نما خرگوش ہنستا ہوا عمرو عیار کی طرف بڑھتا آ رہا تھا۔ اس کے خوفناک دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے جس سے وہ اور بھی بدصورت لگ رہا تھا۔

اس نے عمرو عیار کو پکڑ کر اس کے جسم کے ساتھ دانت لگانے کی کوشش کی لیکن عمرو عیار نے اپنا طاقتور گھونسا اس کے چہرے پر جڑ دیا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور اس کی سرخ آنکھیں عمرو عیار کو گھور رہی تھیں۔

عمرو عیار تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ باہر آتے ہی وہ ٹھٹک کر رک گیا۔ کیونکہ وہی گوریلا نما خرگوش باہر کھڑا تھا۔ عمرو عیار وہاں سے ہٹا اور دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں بھی وہی خرگوش کھڑا تھا۔

''اوہ۔ یہ مصیبت کہاں سے آ گئی۔ یا اللہ میرے مدد کر۔''

عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہی خوفناک خرگوش چیختا ہوا عمرو عیار کی طرف بڑھنے لگا۔ عمرو عیار نے اس سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے عمرو عیار کو پکڑ کر زمین پر پٹخ دیا۔ عمرو عیار کے منہ سے دلخراش سی چیخ نکل گئی۔

اس نے ایک بار پھر اپنا خوفناک منہ کھول کر عمرو عیار کی گردن پر جمانے کی کوشش کی لیکن عمرو عیار نے برق رفتاری سے اس کے دانت ہاتھ میں پکڑ لئے اور زور سے اس کے دانت کھینچ لئے۔ جیسے ہی اس کے دانت عمرو عیار کے ہاتھ میں آئے اسی لمحے ایک جھماکا ہوا اور ایک آواز گونجی۔

''آہ۔ تیسرا طلسم بھی فنا ہو گیا۔ تیسرے طلسم کو فنا کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ گوریلے نما خرگوش کے دانت کھینچ لئے جائیں۔''

آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی مکمل طور پر خاموشی چھا گئی۔

اسی لمحے ایک بار پھر آندھی چلنے لگی اور اندھیرا پھیل گیا۔ جب آندھی ختم ہوئی اور اندھیرا چھٹا تو عمرو عیار ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ ایک جنگل میں کھڑا تھا۔

اچانک جنگل میں شیر کی دھاڑ سنائی دی اور عمرو عیار ٹھٹک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ لیکن شیر اسے کہیں دکھائی نہیں دے تھا۔

عمرو عیار ڈر کے مارے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک بھاری بھرکم سا شیر اڑتا ہوا عمرو عیار کی طرف آیا۔ اس کی دھاڑ سے پورا جنگل گونج رہا تھا۔ عمرو عیار نے زندگی میں ایسا شیر پہلی بار دیکھا تھا کیونکہ اس شیر کے سارے بال سرخ تھے۔ عمرو عیار تیزی سے ایک درخت پر چڑھنے لگا۔ درخت پر چڑھ کر وہ ایک شاخ پر بیٹھ کر پتوں کے پیچھے چھپنے لگا۔

اچانک شیر نے درخت کو ایک زبردست ٹکر ماری تو درخت لڑکھڑا کر زمین کی طرف آنے لگا۔ عمرو عیار ایک بھاری بھرکم ٹہنی کے نیچے آ گیا اور اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے خود کو بڑی مشکل سے ٹہنی سے آزاد کرایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دل ہی دل میں خدا کو یاد کر رہا تھا۔

اچانک شیر اچھلا اور عمرو عیار کی طرف لپکا اور عمرو عیار نے

اسی بچنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ شیر عمرو عیار کو لے کر نیچے زمین پر آ گرا۔ شیر ابھی بھی عمرو عیار پر سوار تھا۔ عمرو عیار کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔ شیر نے اپنا پنجہ عمرو عیار کی گردن پر رکھا اور زور لگانے لگا۔ عمرو عیار کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔ اچانک عمرو عیار اچھلا اور شیر اس کے جسم پر سے پھسل کر نیچے گرا اور اس طرح اس کا پنجہ بھی عمرو عیار کی گردن سے ہٹ گیا تھا۔ ہوا یوں تھا کہ جیسے ہی شیر کا پنجہ عمرو عیار کی طرف بڑھا تھا۔ عمرو عیار نے اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے شیر کے پیٹ میں ماری تھیں اور وہ بلبلا کر دوسری طرف جا گرا تھا۔

اچانک عمرو عیار کی نظر ایک ڈنڈے پڑی تو وہ تیزی سے اٹھا اور ڈنڈے کی طرف دوڑ پڑا۔ شیر نے جب عمرو عیار کو اس طرح دوڑتے دیکھا تو وہ بھی عمرو عیار کے پیچھے دوڑ پڑا۔ عمرو عیار نے ڈنڈا اٹھایا اور اسے شیر کے پیٹ میں مار دیا۔ شیر بلبلا اٹھا اور اس کے منہ سے دردناک چیخیں نکل گئیں۔ دوسرے ہی لمحے شیر نے اس پر حملہ کر دیا۔ عمرو عیار یکدم نیچے بیٹھ گیا اور شیر اس کے اوپر سے ہوتا ہوا اپنے ہی زور سے دوسری طرف جا گرا۔ عمرو عیار برق رفتاری سے کھڑا ہوا۔ پھر اس نے دھاڑ ماری تو عمرو عیار نے ڈنڈا

شیر کے کھلے منہ میں ٹھونس دیا۔ شیر کے منہ سے غراہٹیں نکلنے لگیں۔ اسی لمحے ایک جھماکہ ہوا اور اندھیرا چھا گیا۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''آہ۔ چوتھا طلسم بھی فنا ہو گیا۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا طریقہ یہی تھا کہ شیر کے منہ میں ڈنڈا ٹھونس دیا جائے۔''

اس کے ساتھ ہی اندھیرا چھا گیا جب اندھیرا چھٹا تو عمرو عیار نئی جگہ پر موجود تھا۔

''اوہ۔ کم بخت تیز رفتار شیر تھا۔ مرنے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔''

عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے اور پھر وہ آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دور پہنچتے ہی وہ ٹھٹک کر رک گیا۔ کیونکہ آگے ایک دیو کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ وہ دیو لحیم شحیم تھا اور اس کی رنگت سبز تھی۔ اس نے زرد رنگ کا جانگیہ پہنا ہوا تھا۔ اس نے اپنے کانوں میں بڑی بڑی بالیاں پہنی ہوئی تھیں جبکہ اس کی کلائیوں اور پیروں میں کڑے تھے۔ عمرو عیار خوف بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

''ارے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو دیو بھائی۔ کیا میں نے

تمہاری مرغی کے انڈے چرائے ہیں۔'' عمرو عیار نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''خاموش آدم زاد۔ مجھے چپ چاپ اپنے خون سے پیاس بجھانے دے ورنہ میں تجھے مار کر تمہارا خون پیو جاؤں گا۔'' دیو نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تو عمرو عیار بے اختیار چونک پڑا۔

''ارے واہ۔ کیا میرے خون فالتو ہے۔ آج تک کوئی ایسا مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جو عمرو عیار کا خون پی سکے۔'' عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بکواس بند کرو عمرو عیار۔ اب میں تمہارا خون ضرور پیوں گا۔ ہاہاہا۔''

دیو نے ہنستے ہوئے کہا پھر وہ تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر عمرو عیار ایک طرف دوڑنے لگا۔

دیو بھی دہاڑتا ہوا اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ عمرو عیار کا ارادہ تھا کہ وہ دیو کو تھکا دے تاکہ پھر آسانی سے اس کو ختم کرنے کی کوئی ترکیب سوچ سکے۔

اچانک عمرو عیار کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا تو دھڑم سے زمین پر گرا اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے دیو بھی اس کے سر پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس نے عمرو عیار کو ٹانگ سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے کسی کھلونے کو اٹھایا ہوا ہو۔ عمرو عیار عیار کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

وہ عمرو عیار کو اپنے منہ کے قریب لے گیا تو عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں کیونکہ دیو کا چہرہ بڑا ہوتا جا رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا منہ کسی غار کے دہانے کے برابر ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ عمرو عیار کو زندہ نگلنا چاہتا ہو۔

عمرو عیار نے اپنا گھونسا اس دیو کی آنکھ میں دے مارا تو دیو بلبلا گیا اور اس نے عمرو عیار کو چھوڑ دیا اور اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔ عمرو عیار دھڑام سے نیچے زمین پر آ گرا اور برق رفتاری سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے اپنے پاؤں سے جوتا اتارا اور دیو کے سر پر مارنا شروع کر دیا۔

عمرو عیار، دیو کے سر پر بار بار جوتے برسائے جا رہا تھا کہ

اچانک ایک جھماکہ ہوا اور دیو غائب ہو گیا۔ دیو کے غائب ہوتے ہی وہاں گہرا اندھیرا پھیل گیا اور عمرو عیار کو آواز آئی۔

''آہ۔ پانچوں طلسم بھی ختم ہو چکا ہے۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ دیو کے سر پر سات بار جوتے مارے جائیں۔''

اس کے ساتھ ہی عمرو عیار کو اپنے ذہن تاریکی میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

☆===☆===☆

عمرو عیار کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بہت بڑے کمرے میں پایا۔ یہ انتہائی وسیع و عریض کمرہ تھا اور ہر طرف ہیرے اور جواہرات بکھرے پڑے تھے۔

خزانہ دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ عمرو عیار سوچنے لگا کہ اگر اب اس کے پاس زنبیل ہوتی تو وہ سارا خزانہ زنبیل میں بھر لیتا۔

عمرو عیار اس خزانے کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک لمبا اور چوڑا سا سانپ پھنکارا۔ عمرو عیار سانپ کی پھنکار سن کر تیزی سے پلٹا

اوراس طرف دیکھا جہاں پر ایک کالے سیاہ رنگ کا سانپ بل پر بیٹھا عمرو عیار کو گھور رہا تھا۔

اس کے سر پر ایک بڑا سا کیل لگا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے ہتھوڑی سے وہ کیل اس کے سر میں ٹھونس دیا ہو۔ اسی وقت سانپ اڑتا ہوا عمرو عیار کی طرف بڑھا۔ عمرو عیار بر وقت زمین پر گیا اور سانپ دوسری طرف جا گرا۔ پھر وہ تیزی سے دوبارہ عمرو عیار کی طرف پلٹا اور غصے سے عمرو عیار کو گھورنے لگا۔ عمرو عیار کو اس کی نظروں سے نظریں ملانا دشوار گزار ہو رہا تھا۔ کیونکہ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سے چمک تھی۔

اسی لمحے ایک بار پھر سانپ پھنکارا اور عمرو عیار پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا بھاری بھرکم جسم عمرو عیار کے جسم سے ٹکرایا اور عمرو عیار دھڑم سے فرش پر جا گرا۔

اسی وقت سانپ نے اپنا پھن عمرو عیار کے پاؤں پر مارنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ پھن عمرو عیار کے پاؤں سے ٹکراتا، عمرو عیار نے یکدم پاؤں سمیٹ لیا اور اس طرح اس کا پھن زمین پر پڑا۔

حیرت سے عمرو عیار کی آنکھیں پھٹنے لگیں کیونکہ جس جگہ

سانپ کا پھن لگا تھا وہاں پر آگ لگ چکی تھی۔ عمرو عیار سوچنے لگا کہ اگر اس کا پاؤں ہوتا تو پھر اس کے ساتھ بھی وہی حشر ہوتا۔

عمرو عیار کی نظریں اچانک ایک ایک پتھر پر پڑیں تو اس نے دوڑ کر پتھر اٹھایا اور سانپ پر کو مار دیا۔ سانپ آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے کروٹ بدل کر خود کو اس پتھر سے بچایا اور برق رفتاری سے اس پر حملہ کر دیا۔

اس اچانک حملے سے عمرو عیار خود کو نہ بچا سکا اور سانپ اس کے خم پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ عمرو عیار زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ سانپ پھن مارنا ہی چاہتا تھا کہ عمرو عیار نے یکدم کروٹ بدلی اور اس کا ہاتھ بے اختیار سانپ کے سر پر پڑا جہاں کیل لگا ہوا تھا۔ عمرو عیار نے جلدی سے کیل اس کے سر سے کھینچا تو سانپ کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور وہاں تاریکی پھیل گئی۔

''آہ۔ چھٹا طلسم بھی فنا ہو گیا۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ سانپ کے سر سے کیل نکال لیا جائے۔'' اسی لمحے آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی اندھیرا پھیلتا چلا گیا۔ عمرو عیار خود کو اندھیروں میں ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگا۔

جب اندھیرا چھٹا تو اس نے خود کو ایک انتہائی وسیع اور عریض میدان میں پایا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

"یا اللہ۔ یہ سب کیا ہے۔"

عمرو عیار بڑبڑایا اور پھر آگے چلنے لگا۔ ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہو گا کہ سامنے سے کافی تعداد میں بونے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ان کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تلواریں تھیں۔ عمرو عیار رک گیا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔ ان کے تلوار پکڑنے سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں تلواریں پکڑنے میں کافی مہارت حاصل ہے۔ چند لمحوں کے بعد وہ عمرو عیار کے قریب پہنچ گئے۔

"عمرو عیار۔ میرا نام بجلی بونا ہے۔ مجھے اپنے گلے سے لگا لو کیونکہ میں نے سن رکھا ہے کہ تم غریبوں کی مدد کرتے ہو اور ظلم کے خلاف لڑتے ہو۔ عمرو عیار مجھ پر بھی کسی کا ظلم ہے۔ وہ مجھ سے ہٹا لو۔ عمرو عیار یہ تمہارا احسان ہو گا۔" بونا جو یقیناً باقی بونوں کا سردار تھا نے کہا۔

"بونے۔ مجھے بتاؤ کیا مصیبت ہے۔ میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔"

عمرو عیار نے کہا۔ وہ اپنی تعریف سن کر پھولا نہ سمایا تھا۔

"عمرو عیار۔ مجھ پر پاگل جادوگر کا جادو ہے۔ اگر تم مجھے اپنے گلے لگا تو تو یہ جادو ختم ہو جائے گا۔" اس بونے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمرو عیار بوکھلا گیا۔

"ارے۔ ارے۔"

عمرو عیار نے کچھ کہنا چاہا مگر بونے نے زبردستی عمرو عیار کو گلے لگا لیا اور عمرو عیار کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔

اچانک عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں کیونکہ بونا جیسے ہی عمرو عیار کے گلے لگا تو اس بونے کا جسم اتنا لمبا ہوتا چلا گیا جیسے درخت ہوتے ہیں۔ عمرو عیار نے اسے کھینچ کر پھینک دیا اور بونا نیچے زمین پر گر گیا اور پھر دوبارہ چھوٹا سا بونا بن گیا۔ بونا غصے سے عمرو عیار کو گھورنے لگا۔

"عمرو عیار۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ پکڑ لو اسے اور ختم کر دو۔" بونا نے پہلے عمرو عیار سے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھے۔ عمرو عیار بونوں کو دیکھ کر بوکھلا گیا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔"

عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا لیکن وہ تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھ رہے تھے۔

عمرو عیار نے وہاں سے بھاگنے میں ہی غنیمت سمجھی اور تیزی سے ایک طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ بونے بھی اس کے پیچھے آنے لگے۔ عمرو عیار کی رفتار میں یکدم کمی ہوتی گئی۔

بھاگتے بھاگتے اچانک عمرو عیار کے پاؤں کو ٹھوکر لگی اور وہ تیزی سے نیچے گر گیا۔ بونے چند قدم کے فاصلے پر تھے۔ عمرو عیار نے یکدم زمین پر سے مٹی اٹھائی اور بونوں کی طرف اچھال دی۔

بونوں نے مٹی سے بچنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن مٹی کے ذرے ان کی آنکھوں میں چلے گئے اور وہ چیخ مار کر زمین پر گرے اور تڑپنے لگے۔ ان کے جسموں کو آگ لگ گئی تھی۔

عمرو عیار نے جب ان کو آگ لگتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ ان کو ختم کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ عمرو عیار برق رفتاری سے مٹی اٹھا اٹھا کر باقی بونوں پر پھینکنے لگا اور اس طرح سارے بونے زمین پر گرتے اور آگ میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔

آخر میں ان کا سردار بجلی بونا رہ گیا جو مٹی سے بھاگنے کے لئے ادھر ادھر دوڑ رہا تھا۔ عمرو عیار نے مٹی ہاتھ میں بھری اور بجلی بونے کے پیچھے بھاگنے لگا۔

بونے کے دوڑنے کی رفتار تیز تھی مگر عمرو عیار بھی اس سے کچھ کم نہ تھا وہ بھی تیزی سے بونے کے پیچھے بھاگنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں عمرو عیار اس کے قریب پہنچ گیا۔

جیسے ہی عمرو عیار بونے کے قریب پہنچا تو بونے نے بڑی پھرتی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار عمرو عیار کو ماردی لیکن عمرو عیار اس کے وار سے غافل نہ تھا۔ وہ برق رفتاری سے نیچے بیٹھ گیا اور بجلی بونے کا وار خالی چلا گیا۔

پھر عمرو عیار تیزی سے کھڑا ہوا اور مٹی اس پر پھینک دی۔ مٹی جیسے ہی بونے پر پڑی تو ایک زبردست دھماکہ ہوا اور اچانک ایک ساتھ کئی آوازیں آئیں۔

"آہ۔ آخری طلسم بھی فنا ہو گیا ہے۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا طریقہ بھی یہی تھا کہ بونوں کی آنکھوں میں مٹی پھینکی جائے۔ اب یہ انسان آگ کے سمندر میں جا سکتا ہے۔"

اسی لمحے ایک افسوس بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ

ہی خاموشی چھا گئی اور اندھیرا پھیل گیا جب اندھیرا چھٹا تو وہاں پر نہ بونے تھے اور نہ ہی ان کی لاشیں۔ البتہ عمرو عیار کی زنبیل موجود تھی۔

زنبیل کو دیکھتے ہی عمرو عیار کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے لپک کر زنبیل اٹھائی اور اسے چومنے لگا۔ وہ بہت خوش تھا کہ اس نے سارے طلسم فنا کر دیئے تھے اور دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرنے لگا۔ پھر جب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو خود کو ایک میدان میں پایا۔ اس نے زنبیل کو کاندھے سے لٹکایا اور ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

☆===☆===☆

جابر جادوگر راہداری سے گزرتا ہوا نہایت پرانے اور خستہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ ایسا تھا جیسے ابھی گر جائے گا۔ جابر جادوگر نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک طویل سی راہداری تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

اختتام پر پہنچنے کے بعد سامنے ایک اور دروازہ تھا۔ وہ بھی

پہلے دروازے کی طرح خستہ تھا۔ جابر جادوگر نے منتر پڑھ کر دروازے پر پھونک ماری تو دروازہ کھل گیا اور جابر جادوگر اندر داخل ہو گیا۔

اندر ایک سفید رنگ کا بڑا سا بت پڑا ہوا تھا جس کے گلے میں انسانی کھوپڑی تھی اور چاروں طرف بھیانک قسم کی کھوپڑیاں لٹک رہی تھیں۔ فرش پر بہت سے کالے سیاہ سانپ ادھر ادھر رینگ رہے تھے اور بت کے قریب ہی ایک پتھر پڑا ہوا تھا۔

جابر جادوگر تیزی سے چلتا ہوا اس پتھر پر چڑھ گیا اور اس نے منتر پڑھ کر خود پر پھونک ماری تو وہ الٹا ہو کر لٹک گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے زبردستی الٹا لٹکا کر باندھ دیا ہو۔ الٹا لٹکتے ہی وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔

چند لمحوں کے بعد کمرے میں اندھیرا چھا گیا جب اندھیرا ختم ہوا تو بت کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس کی نظریں جابر جادوگر پر مرکوز تھیں۔

”کیا بات ہے جابر جادوگر۔ کیوں ہمیں تکلیف دی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ ہمارے آرام کا وقت تھا۔“

یکلخت کمرے میں آواز گونجی اور جابر جادوگر چونک کر سیدھا

ہو گیا۔ سیدھا ہو کر وہ سجدے میں گر گیا۔

"آقا۔ میری مدد کریں۔ عمرو عیار نامی شخص مجھے ختم کرنے آ رہا ہے۔ اس نے سات طلسم ختم کر لئے ہیں۔ اب آپ مجھے کچھ دیں۔" جابر جادوگر نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"جابر جادوگر۔ تم اپنی جان کی حفاظت کر لو عمرو عیار جس کے پیچھے پڑ جائے تو اسے ختم کر کے ہی رہتا ہے۔ یہ جادوگروں کے خلاف ہے۔ اس نے تمہارے ساتوں طلسم فنا کر لئے ہیں اور وہ اب تمہارے محل کی طرف آ رہا ہے۔" بت میں سے آواز آئی۔

"کک۔ کیا۔ اس نے ساتوں طلسم فنا کر لئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ آقا۔ مم۔ میری مدد کریں۔ مجھے میرا بھائی دے دیں جو آپ کے پاس ہے۔" جابر جادوگر نے کہا۔

"اوہ۔ جابر جادوگر۔ تمہارا مردہ بھائی۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اگر اسے عمرو عیار نے۔"

بت کہنا ہی چاہ رہا تھا کہ جابر جادوگر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

"نہیں آقا۔ اگر خداوندِ سامری نے چاہا تو میرے بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔" جابر جادوگر چیخا۔

"اچھی طرح سوچ لو جابر جادوگر۔ تمہارا بھائی عمرو عیار کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے۔" بت نے کہا۔

"آقا۔ تم بے فکر رہو اسے کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا بھائی عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔" جابر جادوگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم چاہو۔ تمہارا بھائی آ رہا ہے۔" بت سے آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی اندھیرا چھا گیا۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو وہاں جابر جادوگر کے قریب ہی ایک سیاہ رنگ کا بوڑھا لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ مسخ شدہ تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر کسی نے نیزے برسائے ہوں۔

"شکریہ آقا۔ شکریہ۔"

جابر جادوگر خوشی سے چہکا اور اپنے بھائی کو اٹھا کر اپنے کمرہ خاص کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ خاص میں پہنچ کر اس نے اس بوڑھے کو بستر پر لٹایا اور فوراً ایک منتر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے منتر پڑھ کر بوڑھے پر پھونک ماری تو بوڑھے کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور چند لمحوں کے بعد اس کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔ مکمل طور پر ہوش

میں آنے کے بعد وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ وہ چند لمحے
حیرانی سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ جب اس کی
نظریں جابر جادوگر پر پڑیں تو وہ حیرت سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ جابر تم۔ اوہ کیا میں دوبارہ زندہ ہو گیا ہوں۔ اوہ۔'' وہ
حیرت سے چیخا۔ شمران جادوگر، جابر جادوگر کا بڑا بھائی تھا اور سو
سال پہلے وہ بیماری کی وجہ سے مر گیا تھا۔ جابر جادوگر نے اس کی
لاش اپنے آقا کے پاس رکھوا دی تھی۔ شمران جادوگر بے حد
جادوئی طاقتوں کا مالک تھا۔ اس کے آقا نے جابر جادوگر سے کہا
ہوا تھا کہ جب بھی اسے اپنے بھائی کی ضرورت پڑے تو وہ اس
کی لاش اس سے لے سکتا ہے اور ایک خاص منتر کے ذریعے وہ
اسے زندہ کر سکتا ہے۔

''ہاں شمران بھائی۔ تم زندہ ہو گئے ہو۔ میں نے تمہیں خاص
کام کے لئے بلایا ہے۔''

جابر جادوگر خوشی سے بولا اور شمران جادوگر حیرت سے اسے
دیکھنے لگا۔

''خاص کام۔ کون سا خاص کام۔ جلدی بتاؤ۔'' شمران
جادوگر نے کہا۔

''شمران بھائی۔ دراصل عمرو عیار نامی ایک شخص مجھے ختم
کرنے آ رہا ہے اس لئے میں نے تمہیں دوبارہ زندہ کر دیا ہے
کیونکہ تمہاری طاقت بہت دور دور تک چلتی ہے۔ اس لئے تم عمرو
عیار کو ختم کر دو۔'' جابر جادوگر نے کہا اور شمران جادوگر اسے
حیرت سے دیکھنے لگا۔

''عمرو عیار۔ کون ہے عمرو عیار۔ لیکن وہ تمہیں ختم کرنے کیوں
آ رہا ہے۔ تم نے اس کا کیا بگاڑا ہے۔''

شمران جادوگر نے پوچھا اس کی سیاہ آنکھیں حیرت سے سیاہ
ہو گئی تھیں۔

''میں نے ملک یونان کی شہزادی یاسمین کو اغوا کیا ہے کیونکہ
میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور عمرو عیار شہزادی یاسمین کو
آزاد کرانے آ رہا ہے۔ وہ انتہائی لالچی انسان ہے۔ تھوڑے سے
تھوڑا خزانہ بھی وہ نہیں چھوڑتا۔ آقا افراسیاب نے حکم دیا ہے کہ
اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ اس نے میرے سات طلسم بھی
فنا کر لئے ہیں اور اب وہ محل میں پہنچنے والا ہو گا۔ اس لئے میں
نے تمہیں تکلیف دی ہے کہ تم اسے ختم کر دو۔''

جابر جادوگر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا اور شمران

جادوگر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی تفصیل سن رہا تھا۔

"ویسے حیرت ہے کہ اسے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا کہ سارے طلسم ایسے ہی ختم ہوں گے اور وہ شہزادی یاسمین کہاں ہے۔" شمران جادوگر نے کہا۔

"بھائی شمران۔ شہزادی یاسمین کو میں نے کمرہ خاص میں پہنچا دیا ہے اور وہ اسی کمرے میں بند ہے۔" جابر جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں۔" شمران جادوگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر منتر پڑھ کر اس نے دیوار کی طرف ہاتھ جھٹکا تو وہاں پر ایک منظر نمودار ہو گیا۔ شمران جادوگر اور جابر جادوگر منظر کی طرف دیکھنے لگے۔ ایک بوڑھا انسان کاندھے پر تھیلا لٹکائے جابر جادوگر کے محل کی طرف آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے عمرو عیار۔" شمران جادوگر بڑبڑایا اور پھر اس نے ہاتھ منظر کی طرف کر کے دوبارہ جھٹکا تو منظر غائب ہو گیا۔

"جابر جادوگر۔ اپنے خاص جادوگر کو بلاؤ۔ تاکہ میں اسے چند ہدایات دے کر بھیجوں کہ وہ عمرو عیار کو گرفتار کر کے لائے۔"

شمران جادوگر نے جابر جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جابر جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے تالی بجائی تو جواب میں ایک کنیز خاص داخل ہوئی۔

"جاؤ۔ بجلی جادوگر کو بلا کر لاؤ۔"

جابر جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کنیز سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر ایک انتہائی طاقتور نوجوان داخل ہوا۔ اس کا جسم ایسا تھا جیسے فولاد ہوتا ہے۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔

"کیا حکم ہے آقا۔" اس نے مؤدبانہ انداز میں جابر جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بجلی جادوگر۔ فوراً جاؤ اور عمرو عیار کو گرفتار کر کے لاؤ۔ وہ ہمارے محل کی طرف بڑھ رہا ہے۔" شمران جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں بجلی جادوگر سے کہا۔

"آقا۔ یہ عمرو عیار کون ہے۔" بجلی جادوگر نے کہا۔

"یہ ہم سب جادوگروں کا ازلی دشمن ہے۔ اس نے اب تک سینکڑوں جادوگروں کو موت کی وادی میں پہنچایا ہے۔ ہم اسے ایسی موت ماریں گے کہ اس کی ہونے والی نسلیں کانپ اٹھیں

گی۔ جاؤ اور جلدی سے عمرو عیار کو گرفتار کر کے لے آؤ۔'' شمران جادوگر نے کہا تو بجلی جادوگر ادب سے جھکا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

☆===☆===☆

عمرو عیار تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک قریب والے درخت سے چند بونوں نے چھلانگیں لگائیں اور عمرو عیار کے آگے آ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تعداد میں تقریباً پچاس کے قریب ہی ہوں گے۔ عمرو عیار انہیں دیکھ کر بوکھلا کر رکھ گیا اور حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔ وہ بونے للچائی ہوئی نظروں سے عمرو عیار کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔

''کون ہو تم اور میرا راستہ کیوں روکا ہے۔ بولو۔'' عمرو عیار نے کہا۔

''ہا ہا۔ ہم آدمخور بونے ہیں اور ہم تمہیں کھانے آئے ہیں۔'' ان میں سے ایک بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ یقیناً وہ ان کا سردار تھا۔

''ارے واہ۔ ایسے ہی مجھے کھاؤ گے۔ کیا باپ کا مال سمجھ رکھا

ہے۔ میں ہوں برق تپاں، شعلہ رواں، موت جادوگراں۔'' عمرو عیار نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''بکواس بند کرو۔ تم جو کوئی بھی ہو ہم تمہیں کھائیں گے اور ضرور کھائیں گے۔ پکڑ لو اسے۔''

سردار بونے نے پہلے عمرو عیار اور پھر چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور اس کے ساتھی عمرو عیار کی طرف بڑھے۔ عمرو عیار نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن اچانک ایک بونے نے عمرو عیار کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ اڑائی تو عمرو عیار منہ کے بل زمین پر آ گرا اور اس نے فوراً آگے ہاتھ کر لیا۔

اگر وہ بروقت ہاتھ آگے نہ کرتا تو اب تک اس کے دانت ٹوٹ چکے ہوتے۔ نیچے گرتے ہی انہوں نے حیرت انگیز طور پر عمرو عیار کو رسیوں سے باندھنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی بڑے بڑے کیل بھی زمین میں ٹھونک دیئے۔

''ارے۔ ارے۔ کم بختوں چھوڑو مجھے۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔''

عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا لیکن وہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ جب انہوں نے عمرو عیار کو باندھ لیا تو وہ ایک طرف

کھڑے ہو گئے۔

"ہا ہا ہا۔ اب ہم تمہارا گوشت کھائیں گے۔ ہا ہا ہا۔" بونوں کا سردار قہقہے لگاتا ہوا عمرو عیار کی طرف بڑھا۔

"ارے سنو۔ میرے گوشت کڑوا ہے اگر کھاؤ گے تو مر جاؤ گے۔ رک جاؤ میرے گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔" عمرو عیار نے کہا اور بونا سردار چونک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر الجھنیں بھر آئیں۔

"اوہ۔ تمہار گوشت کڑوا ہے۔ مگر کیوں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر تمہارے جسم میں زہر ہوتا تو تم اب تک مر چکے ہوتے کیونکہ تھوڑا سا زہر پینے سے انسان مر جاتا ہے تو پھر تم زندہ کیسے ہو۔" عمرو عیار کو سردار بونے نے گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ ایسا زہر ہے جس سے مجھے تو کچھ نہیں ہوا البتہ جو بھی میرا گوشت کھائے گا یا خون پیئے گا تو وہ مر جائے گا۔ میری ماں نے بچپن میں ہی میرے جسم میں سوئی کی مدد سے زہر بھرنا شروع کر دیا تھا۔ تاکہ مجھے کوئی کھا نہ سکے۔ اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو ٹھیک ہے آؤ اور مجھے کھا جاؤ۔"

عمرو عیار نے چلاتے ہوئے کہا۔ سردار بونا حیرت سے عمرو

عیار کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

ہوں۔ میں اپنے دوست بدرح جادوگر سے معلوم کرواتا ہوں کہ واقعی تمہارے جسم میں زہر ہے یا تم جھوٹ بول رہے ہو۔" سردار بونے نے کہا اور پھر اس نے ایک بونے کو پکارا۔

"شامبو۔"

"جی سردار۔" ایک بونا آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ انداز میں بولا۔

"جاؤ۔ ہمارے دوست بدروح جادوگر کو بلا کر لے آؤ تاکہ ہم اس سے پوچھ سکیں کہ یہ آدم زاد سچ بول رہا ہے یا جھوٹ اور ساتھ ہی ایک چابک بھی لیتے آنا۔ اگر اس کی بات جھوٹ ثابت ہوئی تو پہلے ہم اسے سزا دیں گے کیونکہ جھوٹ سے ہمیں سخت نفرت ہے۔" بونے سردار نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

عمرو عیار بونے کی بات سن کر سوچنے لگا کہ اب وہ بری طرح پھنس گیا ہے۔ وہ دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگا۔ بونا سردار بھی غور سے عمرو عیار کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جس پر کافی رنگ گزر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد اچانک وہاں زمین پھٹی

اور دو بونے نمودار ہوئے۔ ایک تو شامبو تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک انتہائی بوڑھا بونا تھا جس نے جسم پر صرف لنگوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کا باقی جسم سبز تھا۔ حتیٰ کہ بال بھی سبز رنگ کے تھے۔ شامبو کے ہاتھ میں چابک تھا۔ عمرو عیار حیرت سے بوڑھے بونے کو دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ میرے دوست۔ آ گئے ہو تم۔'' بونا سردار خوشی سے چہکا۔

''کیا بات ہے سردار۔ کیوں مجھے یاد کیا ہے۔'' اس نے پوچھا۔ اس کے چہرے پر کرختگی چھائی ہوئی تھی۔

''تم جادو کی مدد سے معلوم کرو کہ اس بوڑھے کے جسم میں زہر بھرا ہوا ہے یا نہیں۔''

بونے سردار نے کہا تو بوڑھا بونا حیرت سے عمرو عیار کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ چند لمحے عمرو عیار کو دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور منتر پڑھنے لگا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئیں۔ عمرو عیار سمجھ گیا کہ بوڑھا بونا یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا کہ اس کے جسم میں زہر نہیں ہے۔ چند لمحوں کے بعد بوڑھے بونے

نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے بونے سردار کی طرف دیکھا۔

''سردار۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے جسم میں زہر موجود نہیں ہے۔'' بوڑھے بونے نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن یہ تو کہتا ہے کہ اس کے جسم میں زہر بھرا ہوا ہے۔ مگر۔'' بونے سردار نے کہنا چاہا۔

''میرا علم جھوٹ نہیں بتاتا۔ یہ بچنے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔'' بوڑھے بونے نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے ہم سے جھوٹ بولا ہے اس لئے تمہیں جھوٹ کی سزا ضرور ملے گی۔''

بونے سردار نے غصے سے عمرو عیار کو گھورتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھی بونے کے ہاتھ سے چابک لے کر عمرو عیار کی طرف بڑھا۔ عمرو عیار خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''رک جاؤ۔ میری بات سنو۔'' عمرو عیار نے کہا تو سردار بونا رک گیا۔

''کیا بات ہے۔'' سردار بونے نے کہا۔

''سردار بونے۔ میرا نام عمرو عیار ہے۔ تم مجھے رہا کر دو ورنہ

میں تمہاری نسل تک ختم کر دوں گا۔ سمجھے۔'' عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بکواس بند کرو گستاخ۔''

بونا سردار چیخا اور اس نے چابک عمرو عیار کے جسم پر مارا تو عمرو عیار کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

بونا سردار وحشیانہ انداز میں چابک عمرو عیار پر برسائے جا رہا تھا کہ اچانک وہاں ایک دھماکہ ہوا اور تمام بونے بوڑھے بونے سمیت چیختے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے لیکن اچانک ان کے جسموں میں آگ لگ گئی اور وہ چیخنے چلانے لگے۔ عمرو عیار نے حیرت سے اس طرف دیکھا جس طرف سے دھماکہ ہوا تھا۔ وہاں ایک نوجوان کھڑا تھا جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ کوئی جادوگر تھا۔

''ارے میرے پیارے دوست۔ مجھے اس مصیبت سے نجات دلاؤ۔'' عمرو عیار نے اس سے کہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کر کے کوئی منتر پڑھنے لگا۔

منتر پڑھ کر اس نے عمرو عیار پر پھونکا تو عمرو عیار رسیوں سے آزاد ہو گیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے اس نوجوان نے ایک اور

منتر پڑھ کر عمرو عیار پر پھونک ماری تو عمرو عیار ایک جال میں الجھ کر رہ گیا۔

اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر جال سمیت زمین پر گر گیا۔ اس نوجوان نے وہ جال اٹھایا اور ایک طرف اڑنے لگا۔

☆===☆===☆

شمران جادوگر اور جابر جادوگر دونوں تخت پر بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔

''بھائی جان۔ ہمیں معلوم کر لینا چاہیے کہ عمرو عیار کس حالت میں ہے اور کیا بجلی جادوگر اسے گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے یا نہیں۔'' جابر جادوگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔''

شمران جادوگر نے کہا اور آنکھیں بند کر کے ایک منتر پڑھ کر سامنے والی دیوار کی طرف ہاتھ جھٹکا تو وہاں پر ایک منظر نمودار ہو گیا اور باہر کا منظر نظر آنے لگا۔

دونوں نے دیکھا کہ عمرو عیار ایک جگہ زمین پر بندھا ہوا ہے

اور بہت سے بونے کھڑے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ایک بوڑھا بونا بھی لنگوٹ پہنے کھڑا ہے۔

ان میں سے ایک بونا آگے بڑھا اور اس نے وحشیانہ انداز میں عمرو عیار پر چابک برسانا شروع کر دیئے اور پھر اچانک وہ چیختے ہوئے بھاگے اور ان کے جسموں کو میں آگ لگ گئی۔

اسی لمحے وہاں پر بجلی جادوگر نمودار ہوا اس نے عمرو عیار کو جادو کی مدد سے رسیوں سے آزاد کیا اور پھر ایک منتر پڑھ کر اسے جال میں قید کر دیا پھر جیسے ہی عمرو عیار بے ہوش ہوا تو اس نوجوان نے جال اٹھایا اور ایک طرف اڑتا چلا گیا۔ جابر جادوگر تذبذب انداز میں پہلو بدلنے لگا تو شمران جادوگر نے ہاتھ منظر کی طرف کر کے جھٹکا تو منظر غائب ہو گیا۔

''ہوں۔ عمرو عیار اب ہمارے قبضے میں آ گیا ہے۔ اسے فوراً ختم کر دینا چاہیے۔'' شمران جادوگر نے کہا۔

''نہیں بھائی جان۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ اس نے میرے ساتوں طلسم فنا کر دیئے ہیں۔ میں اس سے اپنے ساتوں طلسم کا حساب لوں گا۔''

جابر جادوگر نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے

دروازہ کھلا اور بجلی جادوگر داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ میں ایک بڑا سا جال اٹھایا ہوا تھا جس میں عمرو عیار بے ہوش پڑا تھا۔ اس نے عمرو عیار کو بے دردی سے زمین پر پھینکا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''بجلی جادوگر۔ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ تمہیں بہت جلد انعام مل جائے گا۔ اب تم جاؤ۔''

جابر جادوگر نے مسکرا کر کہا تو بجلی جادوگر وہاں سے چلا گیا۔ جابر جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر عمرو عیار پر پھونک ماری تو جال غائب ہو گیا۔

جیسے ہی جال غائب ہوا تو عمرو عیار بھی ہوش میں آ گیا۔ پہلے تو عمرو عیار حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ جب اس کی نظر جابر جادوگر اور شمران جادوگر پر پڑی تو وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

''مم۔ میں کہاں ہوں اور تم لوگ۔ کک۔ کون ہو۔'' عمرو عیار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''عمرو عیار۔ میرا نام جابر جادوگر ہے اور تم اس وقت آگ کے سمندر محل کے ایک کمرے میں ہو۔ تم نے میرے ساتوں طلسم

فنا کر دیئے ہیں۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ تمہاری بوٹیاں نوچ لوں گا۔" جابر جادوگر نے خونخوار نظروں سے عمرو عیار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو جابر جادوگر۔ جس نے شہزادی یاسمین کو اغوا کیا ہے۔ جابر جادوگر، تم نے شہزادی یاسمین کو اغوا کر کے اچھا نہیں کیا۔ تم نے خود اپنی موت کو دعوت دی ہے۔" عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جابر۔ فوراً اسے ختم کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ۔" شمران جادوگر نے کہنا چاہا۔

"نہیں بھائی جان۔ میں اسے سسکا سسکا کر ماروں گا۔" جابر جادوگر نے شمران جادوگر کی بات کاٹتے ہوئے بولا اور پھر عمرو عیار کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کہ وہ عمرو عیار کے قریب پہنچتا عمرو عیار نے پھرتی سے اپنی زنبیل سے بے ہوش کر دینے والا انڈا نکالا اور اس کی ناک پر مار دیا۔ انڈا جابر جادوگر کی ناک پر پڑتے ہی ٹوٹ گیا اور جابر جادوگر نے جیسے ہی سانس لیا تو وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ شمران جادوگر نے جب یہ دیکھا تو وہ تیزی سے عمرو عیار

کی طرف بڑھا۔

"اوہ۔ کمبخت عمرو عیار۔" وہ غصے سے چیخا۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار دوسرا انڈا زنبیل سے نکال کر شمران جادوگر کی ناک پر مارتا۔ شمران جادوگر نے ایک زور دار تھپڑ عمرو عیار کی گال پر جڑ دیا اور عمرو عیار کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اگلے ہی لمحے شمران جادوگر جلدی سے منتر پڑھ کر عمرو عیار پر پھونک ماری تو زمین پھٹی اور عمرو عیار اس میں گرتا چلا گیا۔

☆===☆===☆

عمرو عیار قلابازیاں کھاتا ہوا زمین کی طرف گرتا چلا جا رہا تھا۔ خوف سے اس نے آنکھیں موند لی تھیں۔

اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا اور وہ دل ہی دل میں خدا سے مدد مانگ رہا تھا۔ عمرو عیار سوچنے لگا کہ اس کی موت یقینی ہے اور اب وہ کبھی نہیں بچ سکے گا کیونکہ کافی بلندی سے گرنے کے بعد اسے بچنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

اچانک عمرو عیار کے جسم کو زبردست جھٹکا لگا اور وہ زمین پر گر گیا۔ شاید زمین نرم تھی اس لئے عمرو عیار کو کچھ نہیں ہوا۔ عمرو عیار

تیزی سے اٹھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ سامنے ایک قلعہ نما عمارت نظر آ رہی تھی۔

عمرو عیار چند لمحے کھڑا اس عمارت کو دیکھتا رہا پھر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے دروازے سے اندر جھانک کر دیکھا مگر اسے سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے عمرو عیار عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک تیر عمرو عیار کے کان کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ عمرو عیار تیزی سے نیچے کی طرف جھک گیا۔

اگر عمرو عیار برق رفتاری سے نہ جھکتا تو اب تک وہ تیر اس کے کان میں گھس چکا ہوتا۔

عمرو عیار نے دیکھا کہ آس پاس کے ستونوں سے تیر آ رہے ہیں تو وہ تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگا۔ سامنے ہی ایک دروازہ تھا۔ عمرو عیار اس میں داخل ہو گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی عمرو عیار نے دیکھا کہ اندر بہت سی انسانی کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں اور اژدھے ادھر ادھر رینگ رہے

تھے۔

اچانک عمرو عیار کو اپنے عقب سے پھنکار کی آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو وہاں پر ایک سانپ نما انسان کھڑا تھا۔ اس کا سر سانپ جیسا تھا۔ البتہ باقی جسم انسان جیسا تھا۔ اس کی رنگت سیاہ تھی اور وہ غصے سے عمرو عیار کو گھور رہا تھا۔

پھر وہ تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمرو عیار پکڑتا کہ اچانک عمرو عیار نے برق رفتاری سے اپنی زنبیل سے تلوار نکالی اور اس انسان نما سانپ کے پھن پر وار کر دیا۔

جیسے ہی تلوار اس کے پھن پر پڑی تو اس کی گردن کٹ کر دور جا گری اور اس کا جسم پھڑکنے لگا۔ اچانک ایک زبردست جھماکہ ہوا اور وہاں اندھیرا پھیل گیا۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو عمرو عیار نے دیکھا کہ وہ جہاں پر موجود تھا وہاں خالی میدان تھا۔

''یا اللہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اے اللہ میری مدد فرما۔'' عمرو عیار نے اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہا۔

اچانک عمرو عیار کو کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دی اور عمرو عیار چونک پڑا۔

بچہ کہیں قریب ہی پڑا ہوا تھا۔ عمرو عیار حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ بچہ اس ویران جگہ پر کہاں سے آ گیا۔ وہ تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں سے بچے کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

عمرو عیار جب وہاں پہنچا تو واقعی وہاں پر ایک خوبصورت سا بچہ رو رہا تھا۔ عمرو عیار نے لپک کر اسے اٹھایا۔

ابھی اس نے اسے گود میں ہی لیا تھا کہ اس نے یکدم بچے کو واپس زمین پر رکھ دیا اور حیرت سے اس بچے کو دیکھنے لگا۔ جیسے ہی عمرو عیار نے بچہ واپس زمین پر رکھا تو وہ دوبارہ رونے لگا۔ کیونکہ جیسے ہی عمرو عیار نے بچے کو گود میں لیا تھا وہ بچہ گود میں آتے ہی ایک انسانی خوفناک سانپ بن گیا تھا۔

عمرو عیار آنکھیں پھاڑ کر اس بچے کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک عمرو عیار کو کسی نے پکارا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو وہاں پر ایک چڑیل کھڑی تھی۔

عمرو عیار نے دوبارہ بچے کی طرف دیکھا تو بچہ غائب ہو چکا تھا۔ عمرو عیار نے چڑیل کی طرف دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ عمرو عیار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمرو عیار کو کچا چبا

جائے گی۔

''ٹھہرو۔ کون ہو تم اور بچہ کہاں گیا ہے۔'' عمرو عیار نے چیخ کر کہا۔

''بچہ۔ ہا ہا ہا۔ ارے وہ بچہ میں ہی تھی کیونکہ میں تمہارا گوشت کھانے کے لئے بہت بے چین تھی اب میں تجھے کھا کر ہی چین لوں گی۔ ہا ہا ہا۔'' وہ قہقہہ لگاتی ہوئی عمرو عیار کی طرف بڑھتی آ رہی تھی۔

''بکواس بند کرو۔ میں کوئی عام انسان نہیں ہوں تو تم مجھے کھا جاؤ گی البتہ تم میرے ہاتھوں ضرور ماری جاؤ گی۔''

عمرو عیار نے غصے سے غراتے ہوئے کہا لیکن چڑیل نے کوئی جواب نہ دیا۔

وہ مسلسل عمرو عیار کی طرف بڑھتی رہی۔ عمرو عیار کے قریب پہنچتے ہی چڑیل نے عمرو عیار پر جھپٹا مارا لیکن عمرو عیار نے دائیں طرف چھلانگ لگائی اور زمین پر جا گرا۔

وہ چڑیل اپنے ہی زور سے پتھر سے ٹکرائی اور اس کے منہ سے غراہٹیں نکلنے لگیں۔ وہ تیزی سے اٹھی اور غصے کے عالم میں عمرو عیار کو گھورنے لگی۔ عمرو عیار تیزی سے کھڑا ہوا اور اس نے

زنبیل میں ہاتھ ڈالا جب اس کا ہاتھ باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں ایک کلہاڑی تھی۔

"ہا ہا ہا۔ یہ چیزیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ اس سے لمبا تو میرا ہاتھ ہے۔ ہا ہا ہا۔"

وہ قہقہہ لگاتی ہوئی بولی اور اس نے ہاتھ آگے کیا تو اس کا ہاتھ اتنا لمبا ہو گیا جیسے لکڑی کی ٹہنی ہو۔ عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں۔ اس نے یکدم کلہاڑی والا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور تیزی سے اس کے لمبے ہاتھ پر وار کیا تو اس کا ہاتھ کٹ کر دور جا گرا اور اس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔

چڑیل اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

عمرو عیار نے موقع غنیمت جان کر اس نے کلہاڑی کا ایک وار اس کے گردن پر کر دیا۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا اور سب کچھ غائب ہو گیا۔ نہ تو وہاں چڑیل تھی اور نہ ہی کوئی بچہ تھا۔ البتہ فضا میں انسانی چیخیں ضرور سنائی دے رہی تھیں۔

عمرو عیار حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کلہاڑی واپس اپنی زنبیل میں ڈالی اور آگے بڑھا مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا اچانک ایک بار پھر زمین پھٹی اور عمرو عیار

اس میں گرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کا سر زمین سے ٹکرایا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

عمرو عیار کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک غار میں لیٹے پایا۔ غار کا صرف ایک ہی دہانہ تھا جو بند تھا۔ عمرو عیار تیزی سے اٹھا اور غار کی تلاشی لینے لگا۔

اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی غار کے دہانے پر موجود چٹان ایک طرف ہٹ گئی اور ایک دیو اندر داخل ہوا۔ عمرو عیار بے اختیار چونک پڑا۔ دیو کھا جانے والی نظروں سے عمرو عیار کو گھور رہا تھا۔

"کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں قید کیا ہے۔" عمرو عیار نے اس دیو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار مجھے تمہارا گوشت چاہیے۔ میں کافی عرصے سے بھوکا ہوں۔" دیو نے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ سب میرا گوشت مانگتے پھر رہے ہیں جیسے کہ میں عمرو عیار نہ ہوں کوئی گوشت کی دکان ہوں۔" عمرو عیار نے غراتے ہوئے کہا۔

"خاموش عمرو عیار۔ تم شرافت سے اپنا گوشت اتار کر مجھے

دے دو۔ ورنہ میں۔'' دیو نے کہنا چاہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔ اگر ہمت ہے تو مجھے کھا کے دکھاؤ۔'' عمرو عیار نے اسے غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اتنی ہمت کہ تم مجھے للکارو۔''

دیو غرایا اور پھر وہ عمرو عیار کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے عمرو عیار پر حملہ کر دیا۔

عمرو عیار یکدم بیٹھ گیا اور دیو اپنے ہی زور پر اس کے اوپر سے ہوتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ پھر وہ پلٹا اور عمرو عیار کو گھورنے لگا۔

''عمرو عیار۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔'' دیو نے غراتے ہوئے کہا پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے عمرو عیار کی طرف بڑھنے لگا۔ عمرو عیار کے قریب پہنچ کر دیو نے ایک بار پھر جھپٹا مارا تو عمرو عیار یکدم زمین پر بیٹھ گیا اور دیو اپنے ہی زور پر اس کے اوپر سے ہوتے ہوئے زمین پر گرا اور اس کے حلق س ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

عمرو عیار نے تیزی سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ایک تلوار نکال لی پھر جیسے ہی دیو اٹھ کھڑا ہوا تو عمرو عیار نے دیو کی گردن

پر تلوار سے وار کر دیا۔ تلوار دیو کی گردن پر لگی اور ''کھچ'' کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن کٹ کر دور جا گری اور اس کا دھڑ زمین پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد دیو ساکت پڑ گیا تو اسی لمحے ایک زبردست کڑاکا ہوا۔ جہاں عمرو عیار کھڑا تھا وہاں ایک کھائی بنتی چلی گئی اور عمرو عیار اس میں گرتا چلا گیا۔ عمرو عیار نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

عمرو عیار تیزی سے نرم گھاس پر گرا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ پھر وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ ایک شہر تھا اور ہر طرف جادوگر اور جادوگرنیاں آ جا رہی تھیں۔ عمرو عیار ایک طرف بڑھنے لگا۔

چلتے چلتے اچانک اسے ایک محل نظر آیا۔ عمرو عیار ایک جگہ رک کر دیکھنے لگا۔ محل انتہائی خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔ دھوپ میں وہ ایسے چمک رہا تھا جیسے چاندنی رات میں ہیرے چمکتے ہیں۔

عمرو عیار کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر خود پر اوڑھی اور پھر وہ محل میں داخل ہو گیا۔ محل کے ایک کمرے میں ایک بوڑھی عورت تخت پر بیٹھی ہوئی

تھی۔ عمرو عیار نے زنبیل سے سفوف بے ہوشی نکال کر کمرے میں پھینک دیا اور خود ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں کے بعد اس نے اندر جھانکا تو بوڑھی عورت تخت پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی۔ عمرو عیار کمروں میں دیکھنے لگا تو اسے ایک کمرے سے خزانہ مل گیا۔

عمرو عیار نے خزانہ زنبیل میں ڈالا اور پھر اس کمرے میں آ گیا جس میں بوڑھی عورت بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی۔ عمرو عیار نے زنبیل سے روغن عیاری نکالا اور اپنے چہرے پر ملنے لگا۔

پھر اس نے خود کو بوڑھی عورت بننے کا تصور کیا تو یکلخت وہ بوڑھی عورت کا ہمشکل بن گیا۔ پھر عمرو عیار نے روغن عیاری بوڑھی عورت کے چہرے پر مل دیا اور ”تم عمرو عیار بن جاؤ“ کہا تو یکلخت بوڑھی عورت عمرو عیار بن گئی۔

پھر اس سے پہلے کہ عمرو عیار محل سے نکل پاتا اسی لمحے کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور لباس پر دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ عمرو عیار اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

”اماں۔ یہ کون ہے۔“ نوجوان نے کہا۔

”بیٹا۔ یہ عمرو عیار ہے اور عیاری سے محل میں آ گیا تھا لیکن مجھے جیسے ہی اس کے بارے میں پتہ چلا تو میں نے اسے بے ہوش کر دیا۔“

عمرو عیار نے زنانہ آواز میں بولتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ عمرو عیار میرے محل میں کیا کرنے آیا تھا۔ لیکن خیر اب آ ہی گیا ہے تو میں اسے جابر جادوگر کے محل میں پیش کروں گا۔ وہ خود ہی عمرو عیار کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔“

نوجوان نے کہا اور پھر وہ تخت پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی بوڑھی عورت کو کاندھے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆===☆===☆

جابر جادوگر اور شمران جادوگر دربار لگائے بیٹھے تھے۔ سارے درباری شراب پینے میں مصروف تھے اور سامنے ہی چند پریاں ناچ گانے میں مصروف تھیں۔ یہ جشن عمرو عیار کی موت کی خوشی پر منایا جا رہا تھا۔

”میں ذرا معلوم تو کروں کہ کس بلا یا دیو نے عمرو عیار کو کھایا ہے۔“ جابر جادوگر نے کہا اور شمران جادوگر نے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا تو وہاں ایک پتلا نمودار ہوا۔

”کیا حکم ہے میرے آقا“ پتلے نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

”عمرو کو کس نے کھایا ہے۔“

جابر جادوگر نے پوچھا۔ پورے دربار والے اب پتلے کی طرف متوجہ تھے۔

”آقا۔ عمرو عیار کو کسی نے نہیں کھایا۔ بلکہ وہ اس وقت بہادر جادوگر کے محل میں موجود ہے۔“

پتلے نے بتایا اور جابر جادوگر اور شمران جادوگر سمیت تمام درباری اچھل پڑے۔

”اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ عمرو عیار کیسے بچ گیا ہے۔“ جابر جادوگر نے چیختے ہوئے کہا۔

”آقا۔ اس نے زمین کے نیچے والے تمام طلسم بھی فنا کر دیئے ہیں اور ان سب کو ختم کرنے کے بعد وہ آگ کے سمندری محل میں پہنچ گیا ہے۔“

پتلے نے کہا تو جابر جادوگر ایسے بت بنا بیٹھا رہا سنتا رہا جیسے اسے کوئی ہوش ہی نہ ہو۔ پھر اس نے اچانک پھونک ماری تو پتلا غائب ہو گیا۔

”بہادر جادوگر کو حاضر کیا جائے۔“ جابر جادوگر نے ایک درباری سے کہا تو وہ سر خم کئے چلا گیا۔

”ارے عمرو عیار تو واقعی عیاروں کا عیار ہے۔ میں نے تمہیں اس وقت کہا بھی تھا کہ اسے ختم کر دو مگر تم نے میری ایک نہ سنی۔ اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔“ شمران جادوگر نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ ایک بار پھر عمرو عیار میرے ہاتھ میں آ جائے تو میں اسے زندہ جلا دوں گا۔“ جابر جادوگر نے کچکچاتے ہوئے کہا۔

ابھی کچھ دیر پہلے جس دربار میں خوشی کی ساز بج رہے تھے اب اس پورے دربار میں موت کی خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے انہیں کسی سانپ نے سونگھ لیا ہو۔

شمران جادوگر نے پریوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ وہاں سے غائب ہو گئیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان دربار میں داخل ہوا تو شمران جادوگر اور جابر جادوگر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے اپنے کاندھے پر عمرو عیار کو اٹھایا ہوا تھا جو بے ہوش تھا۔ عمرو عیار کو بے ہوش دیکھ کر جابر جادوگر اور شمران جادوگر چونک گئے۔

''آقا۔ یہ عمرو عیار میری موجودگی میں میرے محل میں داخل ہوا مگر میری اماں نے مکاری سے کام لیتے ہوئے اسے بے ہوش کر دیا۔ اب میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔'' نوجوان نے کہا۔

''شاباش۔ شاباش بہادر جادوگر۔ تم واقعی بہادر ہو۔ میں عمرو عیار کو ایسی موت سلاؤں گا کہ اس کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی کانپ اٹھیں گی۔'' جابر جادوگر نے غصے سے کہا۔

''جابر۔ عمرو عیار کو فوراً ختم کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ ہوش میں آتے ہی یہ ہمارے لئے کوئی نئی مصیبت کھڑی کر دے۔'' شمران جادوگر نے کہا اور تو جابر جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جاؤ ہمارے جلادوں کو بلاؤ تا کہ وہ اس کا سر قلم کر سکیں۔'' جابر جادوگر نے ایک درباری کو تحکمانہ لہجے میں مخاطب کر کے کہا تو درباری سر ہلاتا ہوا ایک طرف چل دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ

واپس آیا تو اس کے ساتھ دو جلاد تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں لمبی لمبی کلہاڑیاں تھیں۔

''کیا حکم ہے آقا۔'' ان دونوں میں سے ایک نے کہا۔

''جادوگروں کے دشمن عمرو عیار کو ختم کر دو۔ اس نے ہماری تمام طلسم فنا کر دیئے ہیں۔''

جابر جادوگر نے کہا اور جلادوں نے ابھی کلہاڑے اٹھائے ہی تھے کہ عمرو عیار کو ہوش آ گیا۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''آقا۔ میں۔''

اس نے زنانہ آوز میں کہا لیکن اس کا لفظ پورا بھی نہ ہو سکا تھا کہ دونوں جلادوں کے کلہاڑے اس کی گردن پر پڑے اور وہ چیخ کر تڑپنے لگا۔ پھر چند لمحوں کے بعد ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے ایک کبوتر روتا ہوا آیا اور بولا۔

''مارا مجھے جلادوں نے۔ میرا نام گلابو جادوگرنی تھا اور میر بہادر جادوگر کی ماں تھی۔''

کبوتر کے منہ سے آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھ گئی۔ سب ہکا بکا رہ گئے کہ یہ سب گیا ہو گیا ہے۔

’’اوہ۔ یہ کیا ہو گیا آقا۔ اوہ۔ آقا۔ آپ نے یہ کیا کر دیا۔ آپ نے میری ماں کو قتل کر دیا ہے آقا۔ آپ خونی ہیں، درندے ہیں۔‘‘ بہادر جادوگر نے غصے میں چیختے ہوئے کہا۔ بہادر جادوگر ایسے چیخ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔

’’اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ عمرو عیار کہاں غائب ہو گیا ہے۔‘‘ شمران جادوگر نے حیرت سے کہا۔

’’اماں۔ اماں۔ میری پیاری اماں۔ آقا میں تمہیں معاف نہیں کروں گا تم نے میری ماں کو قتل کیا ہے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔‘‘ بہادر جادوگر نے گرجدار آواز میں کہا تو جابر جادوگر کو غصہ آ گیا۔

’’خاموش گستاخ......! ہم تمہارے آقا ہیں۔ تمہاری اتنی جرأت کے تم جابر جادوگر کو دھمکی دو۔ لے جاؤ اسے اور زندان میں ڈال دو۔‘‘

جابر جادوگر نے چیختے ہوئے اپنے دربان سے کہا جو ایک طرف بڑے ادب سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا نے فوراً جابر جادوگر کے حکم کی تعمیل کی اور بہادر جادوگر کو گھسیٹتے ہوئے لے گیا۔

’’جابر جادوگر۔ عمرو عیار ہمیں اپنی عیاری اور مکاری سے

دھوکہ دے گیا ہے۔ اس کا فوراً پتہ لگاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔‘‘ شمران جادوگر نے کہا تو جابر جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا تو اچانک وہاں پر ایک طلسمی پتلا نمودار ہو گیا۔

’’کیا حکم ہے میرے آقا۔‘‘ طلسمی پتلے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’طلسمی پتلے۔ ہمیں بتاؤ کہ عمرو عیار کہاں غائب ہو گیا ہے۔‘‘ جابر جادوگر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

’’آقا۔ عمرو عیار اس وقت آپ کے محل کے قریب ہی موجود ہے۔‘‘ طلسمی پتلے نے جواب دیا تو جابر جادوگر اور شمران جادوگر دونوں بیک وقت اچھل پڑے۔

’’ٹھیک ہے تم جاؤ۔‘‘ جابر جادوگر نے کہا تو طلسمی پتلا غائب ہو گیا۔

’’جابر جادوگر۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ عمرو عیار کو میں خود تلاش کروں اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے گرفتار کرایا جائے ورنہ وہ جس طرح بہادر جادوگر کی ماں کو عمرو اور خود کو اس کی ماں بنا دیا ایسے ہی وہ خود بجلی جادوگر کا بھیس بدل کر اور بجلی جادوگر کو اپنے بھیس میں بدل سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم عمرو عیار کے بھیس

میں بجلی جادوگر کو ہلاک کر دیں۔'' شمران جادوگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی جان۔ آپ جائیں عمرو عیار کو تلاش کریں۔'' جابر جادوگر نے کہا اور شمران جادوگر محل سے باہر نکل گیا۔

شمران جادوگر نے محل سے باہر آتے ہی ادھر ادھر دیکھا لیکن عمرو عیار اسے کہیں نظر نہ آیا۔ اس نے سوچا کہ پتلے سے معلوم کر لیا جائے۔ چنانچہ اس نے منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا تو وہاں پھر دوبارہ وہی طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

''کیا حکم ہے میرے آقا۔'' پتلے نے کہا۔

''طلسمی پتلے۔ ہمیں بتاؤ کہ عمرو عیار کہاں اس وقت کہاں چھ ہوا ہے۔'' شمران جادوگر نے کہا۔

''آقا۔ عمرو عیار آپ کے قریب ہی موجود ہے۔'' طلسمی پتا نے جواب دیا تو شمران جادوگر اچھل پڑا۔

''مگر مجھے تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہا۔'' شمران جادوگر ۔ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ عمرو عیار نے طلسمی چادر اوڑھ رکھی ہے جس کی و سے وہ آپ کو نظر نہیں آ رہا۔'' طلسمی پتلے نے کہا۔

''ہوں تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔''

شمران جادوگر نے طلسمی پتلے سے کہا تو وہ وہاں سے غائب ہو گیا اور پھر شمران جادوگر آنکھیں بند کر کے کوئی منتر پڑھنے لگا۔

منتر پڑھ کر اس نے فضا میں پھونک ماری تو یکلخت تیز آندھی چلنا شروع ہو گئی۔

عمرو عیار جو غائبانہ حالت میں یہ سب دیکھ رہا تھا یکدم گھبرا گیا لیکن اس نے سلیمانی چادر نہ اتاری بلکہ اس نے تیزی سے زنبیل سے تلوار نکال کر اس کا وار شمران جادوگر کی گردن پر کیا تو کھچ کی آواز کے ساتھ ہی شمران جادوگر کی گردن کٹ کر دور جا گری اور اس کا دھڑ زمین پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

آندھی بدستور چل رہی تھی لیکن جیسے ہی شمران جادوگر ساکت ہوا تو آندھی رک گئی۔ عمرو عیار نے ایک ہنکارا بھرا اور پھر وہ جابر جادوگر کے محل کی طرف بڑھ گیا۔

محل میں داخل ہونے کے بعد عمرو عیار جابر جادوگر کو تلاش کرنے لگا جو اسے ایک کمرے میں مل گیا۔ وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

''کس کا انتظار کر رہے ہو۔''

عمرو عیار نے کہا تو اس کی آواز سن کر جابر جادوگر ٹھٹک کر رک گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کون ہے یہاں۔'' جابر جادوگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا باپ عمرو عیار۔''

عمرو عیار نے کہا تو جابر جادوگر اچھل پڑا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ عمرو عیار جانتا تھا کہ وہاں سے بھاگنے کی تیاری کر رہا ہے لیکن عمرو عیار اسے نہ بھاگنے دینا چاہتا تھا۔

چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے تلوار اس کی گردن پر ماردی۔ دوسرے ہی لمحے ''کھچ'' کی آواز کے ساتھ ہی جابر جادوگر کی گردن کٹ کر دور جا گری اور اس کا دھڑ زمین پر گر گیا۔ اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون ابل ابل کر باہر نکل رہا تھا۔

وہ چند لمحے تڑپتا رہا پھر یکلخت وہاں اندھیرا پھیل گیا۔

جب اندھیرا چھٹا تو نہ ہی وہاں کوئی محل تھا اور نہ ہی آگ کا سمندر۔ عمرو عیار کے قریب ہی ایک لڑکی کھڑی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اس لڑکی نے شہزادیوں والا لباس پہنا ہوا تھا

اور اس کے سر پر ایک تاج تھا۔ عمرو عیار سمجھ گیا کہ یہی شہزادی یاسمین ہے۔ عمرو عیار کے دائیں طرف بہت سا خزانہ پڑا ہوا تھا۔ عمرو عیار نے آنکھیں ملتے ہوئے خزانے کو دیکھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے زنبیل کھول کر ''چل میری زنبیل میں'' کہا تو سارا خزانہ اچھلا اور اس کی زنبیل میں چلا گیا۔ پھر عمرو عیار نے زنبیل کاندھے پر لٹکا لی اور پھر شہزادی یاسمین کی طرف دیکھنے لگا جو نہایت حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کون ہو تم۔'' شہزادی یاسمین نے پوچھا۔

''میرا نام عمرو عیار ہے اور میں نے تمہیں جابر جادوگر کی قید سے آزاد کرایا ہے۔'' عمرو عیار نے بتایا تو وہ اچھل پڑی۔

''اوہ۔ تم عمرو عیار ہو۔ وہی عمرو عیار جس کے بارے میں مشہور ہے وہ ایک لالچی انسان ہے۔'' شہزادی یاسمین نے کہا عمرو عیار نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہاں۔ میں وہی عمرو عیار ہوں۔'' عمرو عیار نے جواب د۔ ہوئے کہا۔

''مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کے لئے ضرور کسی نہ ک کو بھیجے گا۔ عمرو عیار تمہارا بے حد شکریہ۔''

شہزادی یاسمین نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو عمرو عیار بھی مسکرا دیا۔ پھر عمرو عیار نے زنبیل سے اڑنے والا قالین نکال کر اسے زمین پر بچھا دیا۔

''آؤ شہزادی۔ میں تمہیں تمہارے محل پہنچا کر انعام حاصل کروں۔'' عمرو عیار نے کہا تو شہزادی یاسمین اڑنے والے قالین پر بیٹھ گئی۔ پھر عمرو عیار بھی اڑنے والے قالین پر بیٹھا اور اس نے اسے ملک یونان کے شاہی محل پہنچنے کی ہدایت کی تو اڑنے والا قالین فضا میں بلند ہوا اور اس نے ایک سمت اڑنا شروع کر دیا۔

چونکہ اڑنے والے قالین کے اڑنے کی رفتار بے حد تیز تھی اس لئے اس نے جلد ہی انہیں یونان کے شاہی محل میں پہنچا دیا۔

شہزادی یاسمین کے محل میں پہنچنے کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ شاہ یونان بھی دربار سے نکل آئے اور شہزادی یاسمین کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ پھر شاہ یونان، عمرو عیار کو لے کر دربار میں آ گئے جبکہ شہزادی کنیزوں کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

دربار میں وزیر اور مشیر بھی موجود تھے۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے عمرو عیار کو دیکھ رہے تھے۔ شاہ یونان اپنی مخصوص

شاہی کرسی پر بیٹھ گئے جبکہ عمرو عیار ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہارا نام کیا ہے؟'' شاہ یونان نے پوچھا۔

''میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں بغداد کے بادشاہ سردار امیر حمزہ کا خاص درباری ہوں۔'' عمرو عیار نے جواب دیتے ہوئے کہا پھر اس نے مختصر طور پر بتا دیا کہ شہزادی یاسمین کو جابر جادوگر نے اغوا کر کے اپنے جادو محل میں قید کر دیا تھا۔

''اوہ۔ سردار امیر حمزہ سے ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ خیر تم نے ہماری بیٹی کو جابر جادوگر کی قید سے رہائی دلائی ہے اس لئے ہم بہت خوش ہیں۔ ہم نے اعلان کیا تھا کہ جو کوئی بھی ہماری بیٹی شہزادی یاسمین کو تلاش کر کے لائے گا تو ہم اسے منہ مانگا انعام دیں گے اس لئے تم مانگو کیا مانگنا چاہتے ہو؟'' شاہ یونان نے کہا تو عمرو عیار کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''بادشاہ سلامت۔ میں کیا مانگو آپ جو دینا چاہیں خوشی سے دے دیں مجھے منظور ہو گا۔'' عمرو عیار نے کہا تو شاہ یونان بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ وزیر خزانہ، عمرو عیار کو ہیروں کے دس ہار انعام کے طور پر دیئے جائیں۔'' شاہ یونان نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے وزیر خزانہ سے کہا تو ہیروں کے دس ہاروں کا سن کر عمرو عیار بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔ وزیر خزانہ نے اسے ہیروں کے دس ہار دیئے تو عمرو عیار نے انہیں لے کر فوراً زنبیل میں رکھ لیا کہ کہیں شاہ یونان اس سے واپس نہ لے لیں۔

''بادشاہ سلامت۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اچھا اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنے ملک جا سکوں۔ سردار صاحب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔'' عمرو عیار نے کہا اور پھر شاہ یونان کو سلام کر کے دربار سے باہر نکل آیا۔ اس کا اڑنے والا قالین بدستور باہر موجود تھا۔ عمرو عیار اڑنے والے قالین پر بیٹھا اور اسے اپنے ملک بغداد بڑھنے کا حکم دیا تو اڑنے والا قالین اسے لے بغداد کی طرف بڑھ گیا۔ عمرو عیار انعام پا کر بے حد خوش تھا او خوشی سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔

(ختم شد)